روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
ہفتہ 7 مئی 2016ء 29 رجب 1437 ہجری 7 ہجرت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 104

فضل کی دعا

مولیٰ کی عنایت و کرم کا
سایہ رہے اس کے سر پہ ہر آں آمین
حلقہ میں ملائکہ کے کھیلے
ہر دم رہے دور اس سے شیطاں آمین
ہو فضل خدا کی اس پہ بارش
پھیلا رہے خوب اس کا داماں آمین

(حضرت مصلح موعود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کی آڑے وقت کی دعا۔ پس منظر اور آداب کے ساتھ

ایڈیٹر الحکم حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی 1919ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کی آڑے وقت کی دعا سب سے پہلے ایڈیٹر الحکم ہی نے خدا کے فضل وکرم سے شائع کی تھی اور میں بجا اور جائز فخر کو کبھی چھوڑ نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حضرت مسیح موعود کی زندگی کے عجیب اور نہایت ہی غریب حالات کے معلوم کرنے کے اسباب عطا فرمائے۔ غرض یہ آڑے وقت کی دعا مشہور ہے۔ لیکن بہت ہی کم بلکہ شاید ہی کسی شخص کو معلوم ہو کہ یہ دعا پہلے پہل کب ظاہر کی گئی ہے۔ اس لئے میں آج اس دعا کے اظہار کی تاریخ پیش کرتا ہوں۔

سب سے پہلی مرتبہ 20؍ اگست 1885ء کو یہ دعا حضرت مسیح موعود نے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کو تحریر فرمائی اور اس تحریر کی تقریب یہ تھی حضرت مولوی صاحب کا ایک صاحبزادہ بیمار تھا اور دو اس سے پیشتر فوت ہو چکے تھے۔ اس تیسرے بچے کی علالت کی خبر پر آپ نے جو خط عیادت کے طور پر حضرت خلیفہ اول کو لکھا اس میں اپنی اس دعا کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ گویا آج سے قریباً 34 برس پیشتر دنیا اس دعا سے جو حضرت مسیح موعود کے اوقات خاص کی دعا ہے واقف ہوئی ممکن ہے بہت سے لوگ ابھی تک اس سے ناواقف ہوں اس لئے میں پھر اسے یہاں درج کر دیتا ہوں۔ مع ان آداب کے جو اس دعا کے لئے حضرت نے تجویز فرمائے تھے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

رات کے آخری پہر میں اٹھو اور وضو کرو اور چند دوگانہ اخلاص سے بجا لاؤ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔ کہ

”اے میرے محسن اور میرے خدا میں ایک ناکارہ بندہ پُرمعصیت اور پُرغفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُرگنہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ نہیں آمین ثم آمین“

مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام واکرام کا اعتراف کرے کیونکہ صرف زبان سے پڑھنا کوئی چیز نہیں۔ جوش دلی چاہئے اور وقت گریہ بھی۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے اور درحقیقت ایسے عاجز کے مطابق حال ہے۔

والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ 20؍ اگست 1885ء

اس دعا کی تاثیر کے متعلق حضرت مولانا نورالدین نے لکھا ہے کہ یہ لڑکا اس وقت اس مرض سے بچ گیا تھا۔

(الحکم 14؍ مئی 1919ء)

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2016ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 30 جون 2016ء ہے۔ داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس، مع ٹیلی فون نمبر

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ/ پرائمری پاس رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی صورت میں سکول کا تصدیق نامہ (انٹرویو کے وقت اصل رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔)

4۔ درخواست پر صدر صاحب/ امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

(ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2016ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

باقی صفحہ 8 پر

ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 8 مئی 2016ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا 35واں جلسہ سالانہ 2015ء

مکرم ظفر اقبال قریشی صاحب

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 35ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد مورخہ 8 تا 10 مئی 2015ء کو Nunspeet میں ہوا جو ہالینڈ کے شمال میں واقع ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور جس کی آبادی تقریباً 19 ہزار ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کے لئے مشن ہاؤس کے قریب ایک وسیع ٹینس ہال کرایہ پہ لیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ میں مکرم اخلاق احمد انجم صاحب دفتر وکالت تبشیر لندن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بطور مرکزی مہمان شرکت کی۔

مورخہ 8 مئی 2015ء بروز جمعۃ المبارک صبح 11 بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے انتظامات کا معائنہ کیا۔ دوپہر کے کھانے اور پرچم کشائی کی تقریب کے بعد مکرم اخلاق احمد انجم صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ براہ راست سنا گیا۔

جلسہ کا پہلا اجلاس 8 مئی 2015ء بروز جمعۃ المبارک دوپہر چار بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرخان صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو، ڈچ اور انگلش ترجمہ کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے افتتاحی تقریر کی۔ آپ نے فروری 2015ء میں بیت اللہ کے عمرہ کی سعادت کے حسین لمحات کا بھی ذکر کیا۔ عمرہ کی سعادت حاصل کرنے والوں کا یہ قافلہ 40 افراد جماعت پر مشتمل تھا جس میں بچے، عورتیں بھی شامل تھے۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ نے ''مذہبی رواداری'' کے موضوع پر کی۔

جلسہ کے دوسرے اور تیسرے دن کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا گیا۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی کی صدارت مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم عطاء القیوم صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی ''سیرت وسوانح حضرت اقدس مسیح موعودؑ'' کے موضوع پر تھی اور دوسری تقریر مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے ''شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی۔

دونوں تقاریر کا Live ڈچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

تیسرا اجلاس نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد شروع ہوا۔ یہ اجلاس غیراز جماعت ڈچ مہمانوں کے لئے مختص تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرخان صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ پہلے تلاوت قرآن کریم بمعہ ڈچ ترجمہ پیش کی گئی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور چند استقبالیہ کلمات کہے۔ اس اجلاس میں دو تقاریر پیش کی گئیں جو کہ ڈچ زبان میں تھیں۔ پہلی تقریر مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ''سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' اور دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب کی تھی ان کی تقریر کا موضوع تھا ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موجودہ معاشرہ پر اثرات''۔

اس اجلاس میں 41 غیراز جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ آخر میں محفل سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں ڈچ مہمانوں نے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات مکرم امیر صاحب اور مقررین نے دیئے۔

ہالینڈ اور اس کا ماحول

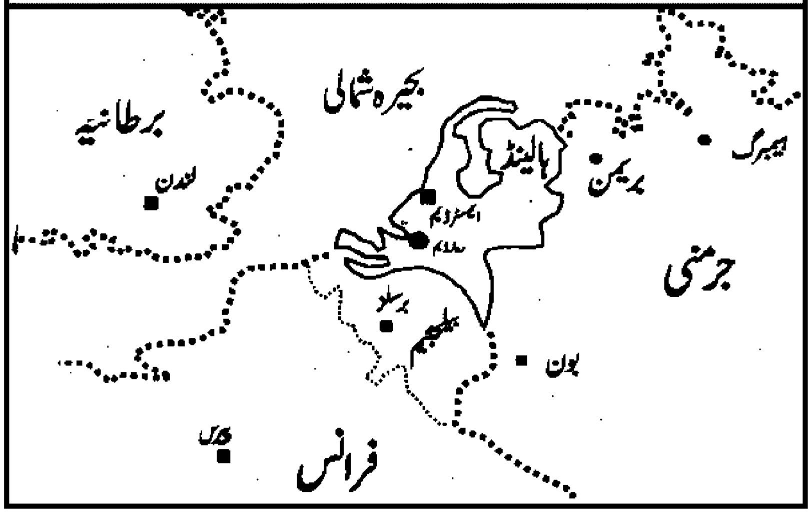

پروگرام لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

دوسرے دن لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے اپنا ایک الگ اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ بعد ازاں دو تقاریر پیش کی گئیں جن کے موضوعات تھے ''ہمارا گھر ہماری جنت'' اور ''مسلمان خواتین کی مالی قربانیاں''۔ ان تقاریر کے بعد قصیدہ پیش کیا گیا۔ آخر پر محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے لجنہ سے خطاب کیا۔ اس خطاب میں انہوں نے ''خلافت، ہماری بقا کی ضمانت'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے تیسرے دن چوتھے اجلاس کی صدارت نائب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ اس اجلاس میں دو تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر (ڈچ زبان میں) مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطور اسوہ حسنہ''۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم اظہر علی نعیم صاحب صدر مجلس انصار اللہ ہالینڈ کی تھی جس کا موضوع تھا ''مالی قربانی کی اہمیت''۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد مکرم امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم اور آیات کریمہ کے اردو، ڈچ اور انگلش ترجمہ سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد مکرم اخلاق احمد انجم صاحب نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں سے حسن سلوک'' کے موضوع پر تقریر کی۔

اس تقریر کا ساتھ ساتھ ڈچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب کیا۔

جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے کی تلقین کی۔ آخر پر مکرم اخلاق احمد انجم صاحب نے دعا کروائی۔ اس اجلاس میں یوکے سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ سٹوڈنٹس کے ایک گروپ نے بھی شرکت کی۔ یہ گروپ 24/افراد پر مشتمل تھا۔

جلسہ کی کل حاضری 896 رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلسہ کے شاملین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور سب کے ایمان ووفا میں برکت دے۔ آمین

شعبہ اشاعت کے زیر اہتمام جلسہ گاہ میں ایک بکسٹال کا بھی انتظام کیا گیا تھا جہاں اردو، انگلش اور ڈچ زبانوں میں جماعتی کتب دستیاب تھیں۔

جلسہ سالانہ کو خدا کے فضل سے لوکل میڈیا میں کافی کوریج ملی اور جماعت احمدیہ کے پیار ومحبت اور امن وسلامتی کے پیغام کو خوب سراہا گیا۔ چنانچہ ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف بڑے

قبولیت دعا کے لئے شرائط

حضرت مسیح موعود دعا کی قبولیت کے لئے چار شرائط بیان فرماتے ہیں:۔

فرمایا: قبولیت دعا کے واسطے چار شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ تب کسی کے واسطے دعا قبول ہوتی ہے۔

شرط اول: یہ ہے کہ اتقا ہو یعنی جس سے دعا کرائی جاوے وہ دعا کرنے والا متقی ہو۔

دوسری شرط: قبولیت دعا کے واسطے یہ ہے کہ جس کے واسطے انسان دعا کرتا ہو اس کے لئے دل میں درد ہو۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ وقت اصفٰی میسر آوے ایسا وقت کہ بندہ اور اس کے رب میں کچھ حائل نہ ہو۔

چوتھی شرط: یہ ہے کہ پوری مدت دعا کی حاصل ہو یہاں تک کہ خواب یا وحی سے اللہ تعالیٰ خبر دے۔ محبت و اخلاص والے کو جلدی نہیں چاہئے بلکہ صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئے۔

فضل وکرم کی دعا

حضرت مسیح موعود عرض کرتے ہیں:

اے اللہ تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور میں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں میں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو میں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی نہ روک سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تو ایسا نور اس پر نازل کر کہ تیرا انس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے تو ایسا فضل کر میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

(ص 431)

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام کرے گا تو وہ دیکھے گا ایک وقت اس پر آئے گا کہ اسی بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔

کس کی دعا ضائع نہیں جاتی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ایسا مومن جو اپنے رب سے اور اس کی قضاء پر ہر حال میں راضی ہو اور اپنے تمام معاملات کو اس کے سپرد کر دے اور جب اسے محبوب کے دیار میں پاک دل مضبوط عزیمت اور واضح سچائی کے طفیل داخل کیا جا چکا ہو تو وہ اپنے نفس کو کسی قسم کے گناہ سے بھی میلا نہ کرے یہ وہ لوگ ہیں جن کی دعائیں کبھی ضائع نہیں جاتیں اور جن کی عاجزانہ التجائیں کبھی رد نہیں ہوتیں''۔

مکرم محمد لطیف قیصر صاحب

ماؤنٹ ایورسٹ کے سائے میں

ہمالیہ کی بلندو بالا چوٹیوں اور صدیوں پرانی ثقافت کا مشاہدہ

(قسط اول)

کینیڈا سے کھٹمنڈو تک

آج سے تقریباً 15 سال قبل کے ٹو بیس کیمپ کی طرف جاتے ہوئے ایک امریکی ٹریکر سے ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ کے بارہ میں پہلی بار معلومات ملیں۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کینیڈا آ گیا اور ہائیکنگ کے سارے شوق غم روزگار کی نذر ہو گئے۔ 2010ء میں کمپنی کی طرف سے 5 ماہ کے پراجیکٹ پر فلپائن جانے کی امید بندھی تو میں بجائے فلپائن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے، نقشہ میں فلپائن سے نیپال کے فاصلے ماپنے لگا۔ 5 ماہ کا پراجیکٹ ختم ہوا تو اس کے ٹھیک 12 گھنٹے کے بعد میں منیلا ایئرپورٹ پر تھا۔

منیلا سے کھٹمنڈو کے لئے براہ راست کوئی فلائٹ نہیں تھی اور میرے پاس جو ایک آپشن تھی وہ بنکاک ایئرپورٹ پر 12 گھنٹے کا انتظار تھا۔ رات بنکاک ایئرپورٹ کے ایک صوفہ پر گزارنے کے بعد 2 دسمبر کی صبح بنکاک سے کھٹمنڈو کے لئے فلائی کر رہا تھا۔

مکرم منیر احمد حافظ آبادی صاحب وکیل اعلیٰ قادیان نے مجھے کھٹمنڈو جماعت کے دو، تین افراد کے نمبرز دیئے، بلکہ میری فلائٹ کی معلومات لے کر کھٹمنڈو جماعت کو فراہم کر دیں اور انہیں ہدایات دیں کہ مجھے ایئرپورٹ سے لینے آ جائیں۔ کھٹمنڈو ایئرپورٹ پر مجھے لینے کے لئے مکرم اکبر خان صاحب مشنری انچارج نیپال، مکرم بلال احمد صاحب اور مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب موجود تھے۔ تعارف نہ ہونے کے باوجود ہم سب میں ایک چیز مشترک تھی کہ ہم سب مسیح موعود کے ماننے والے تھے۔

بلال صاحب کی طرف کھانا کھانے اور چائے پینے کے بعد میں ہوٹل کی طرف روانہ ہوگیا۔ ہوٹل میں دو دن کی بکنگ تھی جس دوران میں نے ہائیکنگ کے انتظامات کو آخری شکل دینی تھی۔ اگلے دن صبح ٹریکنگ سے متعلقہ کچھ سامان اور کچھ گرم کپڑے خریدے۔ جمعہ کا دن تھا اور مقصود باجوہ صاحب مجھے جمعہ کی نماز کے لئے لینے آ گئے۔ جمعہ کے بعد بلال صاحب نے ایک مرتبہ پھر کھانے اور چائے کا تکلف کیا ہوا تھا۔ شام کو موٹر سائیکل پر مقصود صاحب کے ساتھ مٹی اور دھواں کھاتے ہوئے اپنے آخری ایک دو کام نبٹائے۔ رات دس بجے کے لگ بھگ اپنے دو عدد رک سیک تیار کئے اور سو گیا۔

پاکستان میں ایک پرانے دوست خالد سجاد کے ذریعہ سے ایک ٹریکنگ ایجنسی سے میرا رابطہ ہوگیا تھا جس نے میرے لئے ہوٹل سے ایئرپورٹ کی ٹرانسپورٹ اور ایک عدد پورٹر کم گائیڈ کا بندوبست کر دیا تھا۔ صبح 5 بجے کے قریب اٹھ کر، ناشتہ کر کے جانے کے لئے تیار ہوگیا۔ 6 بجے کے قریب دو عدد نیپالی مجھے ہوٹل سے کار میں بٹھا کر لاری اڈے کے گودام کے باہر چھوڑ کر غائب ہوگئے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لاری اڈے کا گودام نہیں بلکہ کھٹمنڈو ایئرپورٹ کا ڈومیسٹک ٹرمینل ہے۔

لک لا ایئرپورٹ

یہاں سے میری پہلی منزل لک لا ایئرپورٹ تھا۔ صبح 8 بجے کے قریب دو پنکھوں والا 14 سیٹرز جہاز لک لا کے لئے پرواز کر رہا تھا۔ یہ قریباً 35، 40 منٹ کی مختصر فلائٹ تھی۔ قریباً ایک ماہ قبل جب میں اپنے فلپائن کے دفتر میں تھا تو کینیڈا سے ایک قریبی دوست محمد احمد عمران کا فون آ گیا۔ عمران ٹی وی پر دنیا کے خطرناک ترین ایئرپورٹ کے بارے میں کوئی ڈاکومنٹری دیکھ رہا تھا اور اس ڈاکومنٹری میں لک لا ایئرپورٹ کو خطرناک ترین ایئرپورٹس میں پہلے نمبر پر دکھایا گیا تھا۔ اس کی وجہ 1600 فٹ کا مختصر ترین رن وے ہے۔ جس کے ایک طرف پہاڑ اور دوسری طرف گہری کھائی ہے۔ یہ مختصر رن وے جہاز کے رکنے کے لئے کافی نہیں، اس لئے رن وے کو 12 ڈگری ڈھلوان کی شکل میں بنایا گیا ہے جو کہ اترنے والے جہازوں کو رکنے اور اڑنے والے جہازوں کو سپیڈ پکڑنے میں مدد دیتا ہے۔ پائلٹ کو جہاز رن وے کے شروع میں ہی اتارنا ہوتا ہے۔ اگر تھوڑی سی دیر ہو جائے تو سامنے موجود پہاڑ سے ٹکرا سکتا ہے۔ مگر لوکل پائلٹ کے لئے یہ معمول کا کام ہے۔

کھٹمنڈو کے ڈومیسٹک ایئرپورٹ کی طرح لک لا ایئرپورٹ بھی ایئرپورٹ کم اور گودام زیادہ لگتا تھا۔ ٹریکرز اور کوہ پیماؤں کے رک سیک اور بیگوں کو پورٹرز مزدوروں کی طرح ادھر ادھر اٹھا کر پھینک رہے تھے۔ میرا رک سیک بھی اسی گودام میں کہیں موجود تھا۔ میرا خیال تھا کہ میرا گائیڈ میرے نام کی تختی اٹھا کر ایئرپورٹ پر کھڑا ہوگا اور میں جا کر اس سے سلام دعا شروع کر دوں گا۔ مگر یہاں پر سبزی منڈی والا رش تھا اور میرے لئے ڈھیر سارے نیپالی پورٹرز میں سے ایک عدد متعلقہ نیپالی ڈھونڈنا ممکن نہ تھا۔ اس لئے میں رش سے ہٹ کر کھڑا ہوگیا اور ایک ان دیکھے شخص کا انتظار کرنے لگا۔

قریباً 5 منٹ کے بعد ایک دبلا پتلا نیپالی رش سے نکل کر میرے ساتھ آ کر کھڑا ہوگیا۔ اس کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا تھا جس پر میرے نام سے ملتا جلتا نام لکھا ہوا تھا۔ چند لمحوں تک یہ نیپالی کاغذ پر لکھا نام اور میرے چہرے کو یوں باری باری دیکھتا رہا جیسے میرے منہ پر میرا نام لکھا ہو۔ پورے ایئرپورٹ پر اسے ایک ہی شخص نظر آیا تھا جو کہ نہ تو نیپالی تھا اور نہ ہی گورا۔ ''کیا آپ محمد قیصر ہو؟'' اس نے صاف ستھری انگریزی میں ہمت کر کے پوچھ ہی لیا۔

یہ میرا پورٹر کم گائیڈ تھا جس نے اگلے دو ہفتے میرا ساتھ دینا تھا۔ ''آپ کا نام کیا ہے؟'' میں نے نیپالی پورٹر سے پوچھا۔ ''نانگا'' پورٹر نے جواب دیا۔ ''نانگا یعنی نانگا پربت کی طرح'' میں نے وضاحت چاہی۔ ''بالکل سر'' نانگا خوش ہوگیا کہ میں نے اسے ہمالیہ کی مشہور چوٹی سے ملا دیا تھا۔ ایئرپورٹ سے سامان لینے کے بعد میں نے اور نانگا نے اپنے اپنے حصہ کا سامان اٹھایا اور گاؤں کی آبادی کی طرف چل پڑے۔ بنیادی طور پر ماؤنٹ ایورسٹ کی طرف ٹریکنگ کا آغاز لک لا ایئرپورٹ سے ہی ہو جاتا ہے۔

لک لا پہاڑ سے اوپر آباد قریباً 250 افراد کی ایک بستی ہے جہاں سے قریب ترین سڑک 3، 4 دن کی پیدل مسافت پر ہے۔ چونکہ سڑک نہیں، اسلئے ظاہری بات ہے موٹر لاری وغیرہ بھی نہیں ہے۔ سواری کے لئے صرف تین آپشنز ہیں۔ جہاز، ہیلی کاپٹر یا جانور۔ اب جانوروں میں آپ کی پسند ہے کہ آپ گدھے، گھوڑے پر بیٹھنا چاہتے ہیں یا پھر یاک کے نوکیلے سینگ پکڑنا چاہتے ہیں۔ مگر اگلے دو ہفتے میں نے اپنی دو ٹانگوں پر ہی سواری کرنی تھی۔

لک لا گاؤں کی مین گلی میں ہی ایک دکان پر چائے کافی پینے کے لئے بیٹھ گئے اس دوران نانگا نے اپنے ایک دو کام نبٹا لئے۔ ''سر! آپ کچھ دیر آرام کریں گے یا آگے جانا پسند کریں گے؟'' نانگا نے اپنے کام ختم کر کے پوچھا۔ ظاہری بات ہے میں آرام کرنے تو یہاں نہیں آیا تھا اس لئے رک سیک اٹھا لئے اور لک لا کے درمیان بازار میں سے ہوتے ہوئے گاؤں سے باہر نکل آئے۔

گاؤں کے اختتام پر ٹریک کا باقاعدہ آغاز ہوتا ہے۔ یہاں پر موجود سیکیورٹی پوسٹ پر آپ کو اپنا ٹریکنگ پرمٹ دکھانا ہوتا ہے۔ یہ پرمٹ میں پہلے سے ہی 10$ میں کھٹمنڈو سے بنوا چکا تھا۔

پہلا دن۔ شرپا

پہلے دن کا ٹریک ایک سیدھا اور آسان راستہ تھا جو کہ 3، 4 گھنٹے پہاڑی آبادیوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ 2000ء میں جب ہماری 4 رکنی ٹیم نے کے ٹو بیس کیمپ کا ٹریک کیا تو اپنے ساتھ دو ہفتے کا راشن، سٹو گیس کا سلنڈر، ٹینٹ اور سلیپنگ بیگ وغیرہ سب کچھ اٹھانا پڑا اور قریباً 11 دن کے پیدل سفر کے بعد ہی ہم نے مستقل انسانی آبادی دیکھی۔ مگر ایورسٹ کا ٹریک کے ٹو سے مختلف ہے۔ یہاں پر قریباً سارے ٹریک پر ہی مستقل طور پر لوگ آباد ہیں جو کہ پتھر اور لکڑی کے بنائے ہوئے ہوٹلز میں کھانا اور رہائش مہیا کرتے ہیں۔ ہمالیہ کی بلندیوں پر رہنے والے یہ لوگ شرپا کہلاتے ہیں۔ شرپا تبّتی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ''مشرقی لوگوں'' کے ہیں۔ یہ لوگ قریباً 400 سے 600 سال قبل تبت کے مشرقی علاقوں سے آ کر ادھر آباد

نیپال اور ماؤنٹ ایورسٹ

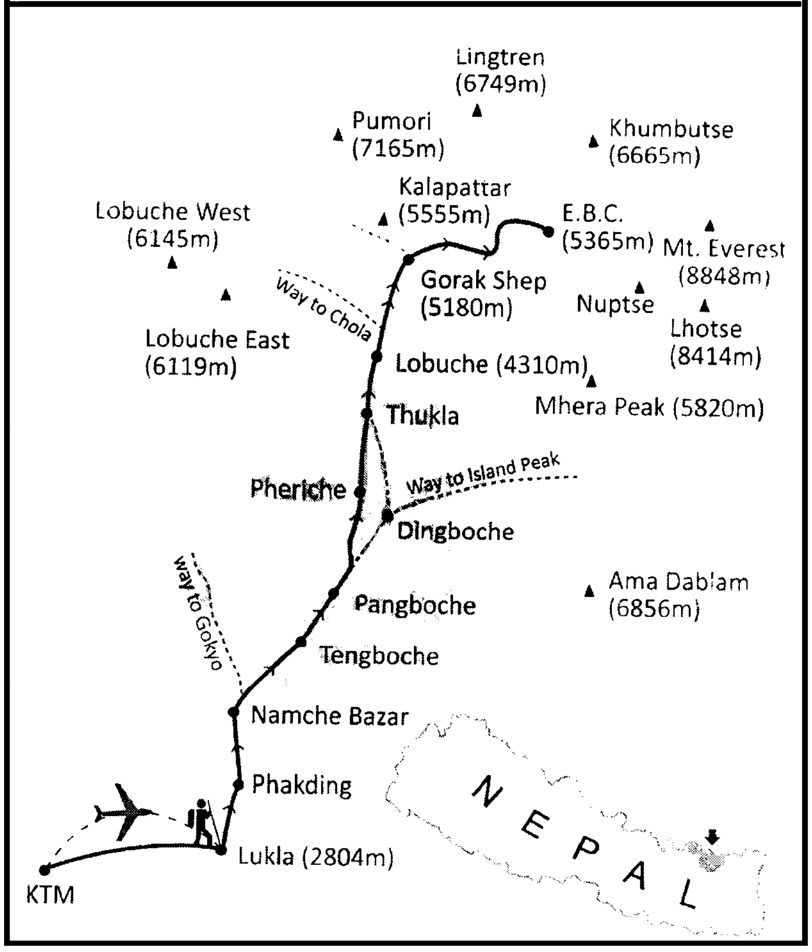

ہو گئے۔ بعد میں آہستہ آہستہ کچھ شرپا بھوٹان اور انڈیا جا کر آباد ہو گئے مگر ابھی بھی ان کی اکثریت نیپال کی ان بلندیوں پر رہتی ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں شرپا کا لفظ اس آدمی کے لئے استعمال ہوتا ہے جو کوہ پیما ٹیموں کے ساتھ گائیڈ یا پورٹر کے طور پر جاتے ہیں۔ نانگا بھی شرپا تھا اور لک لا سے باہر ایک کھلی وادی میں اپنی بوڑھی ماں کے ساتھ رہتا تھا۔

کھٹمنڈو میں بلال صاحب نے موبائل فون کی ایک لوکل سم دے دی تھی جو ٹریک کے دوران کافی مددگار ثابت ہوئی۔ بیس کیمپ پر فون سگنلز میرے آنے سے چند ہفتے قبل ہی آئے تھے۔ ٹریک کے آغاز پر ہی میں نے اپنے دوست محمد احمد عمران کو کینیڈا فون کر کے لک لا ایئر پورٹ پر لینڈنگ کا تجربہ بتانے لگ پڑا۔ میں نے محسوس کیا کہ نانگا میری فون پر اردو اور پنجابی میں ہونے والی گفتگو کو بڑے غور سے سن رہا ہے۔ فون ختم ہوا تو نانگا خوش ہو کر ہندی میں بولا ’’بھیا۔ آپ ہندی بولتا ہے؟‘‘۔ ’’ہاں بھیا بولتا ہے۔ کیوں نہیں بولتا‘‘ میں نے بھی اسی کے لہجہ میں جواب دیا۔

نانگا میرے بارہ میں غالباً یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ براؤن گورا کینیڈا سے آ کر صرف انگریزی ہی بولتا ہوگا اور میں یہی سمجھتا رہا کہ ہندی صرف کھٹمنڈو کے خاص طبقے تک ہی محدود ہے۔ نانگا چونکہ 10، 11 سال لامہ بننے کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے دھرم شالہ، انڈیا میں رہ چکا تھا اس لئے انگریزی کے ساتھ ساتھ اچھی ہندی بھی بول لیتا تھا۔ نانگا خوش تھا کہ اسے اپنی بھاشا بولنے والا مل گیا تھا۔

قریباً 3 گھنٹے کی ٹریکنگ کے بعد ہم نے ٹریک پر ہی موجود ایک ہوٹل سے چاول، دال بھات اور چائینیز ساگ کا لنچ کیا اور وہاں سے قریباً ڈیڑھ دو گھنٹے کی ٹریکنگ پر موجود اپنے پہلے کیمپ ’’فلڈنگ‘‘ کی آبادی کی طرف چل پڑے۔ پہاڑوں کے درمیان گھری ہوئی اس تنگ وادی میں ٹریک آبادیوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ بائیں ہاتھ پر ٹریک سے ذرا ہٹ کر کہیں نیچے ایک پہاڑی نالہ ’’دودھ کش‘‘ ٹریک کے ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ 4 بجے کے قریب ہم فلڈنگ پہنچ گئے۔

سگر ماتھا

ٹریک کے ساتھ ہی موجود ایک ہوٹل میں ٹھہرنے کا پروگرام بنایا۔ چونکہ تنگ وادی تھی اس لئے سورج جلدی ڈھل گیا تھا۔ مگر آس پاس کی پہاڑی چوٹیوں پر دھوپ ابھی چمک رہی تھی۔ تنگ وادیوں میں رہنے والوں پر سورج بہت جلدی ڈھل جاتا ہے مگر کھلے علاقوں میں رہنے والوں کی آنکھیں زمین کے اندر دھنستے ہوئے سورج کی آخری کرن بھی دیکھ سکتی ہیں۔ میں تنگ وادی میں تھا شاید اس لئے جلدی سو گیا۔ صبح 5 بجے کے قریب جب آنکھ کھلی تو باہر گھپ اندھیرا تھا۔ کیمرہ لے کر باہر آیا تو کوئی شے نظر نہ آئی۔ گاؤں سے تھوڑا سا باہر آ کر آس پاس کی چوٹیوں پر نظر ڈالی تو ان پر ہلکی ہلکی روشنی آ چکی تھی مگر کیمرہ کی آنکھ کے لئے کافی نہ تھی۔ اس لئے کمرہ میں واپس آ کر رک سیک تیار کرنے لگ پڑا۔ صبح 8 بجے کے قریب ناشتہ کر کے اپنے اپنے رک سیک اٹھا کر میں اور نانگا ایک مرتبہ پھر ٹریک پر تھے۔ آج کا دن قدرے لمبا اور چڑھائی کی وجہ سے تھوڑا سا مشکل تھا۔ ہم نے آج کے دن میں قریباً 3 ہزار فٹ اوپر جانا تھا۔ ٹریک کا آغاز پہلے دن کی طرح سیدھا سادہ اور آسان تھا۔ فرق صرف یہ تھا کہ ہم نے دودھ کش نالے کو ایک لوہے کے جھولتے ہوئے پل پر سے عبور کیا اور اب نالہ بائیں کی بجائے دائیں ہاتھ پر تھا۔ قریباً 3 گھنٹے کے بعد ہم سگر ماتھا نیشنل پارک میں داخل ہو رہے تھے۔ ’’سگر ماتھا‘‘ ماؤنٹ ایورسٹ کا نیپالی نام ہے۔ یہ سنسکرت کا لفظ ہے جس کے معنی ’’آسمان کا ماتھا‘‘ کے ہیں۔ 1979ء میں ساڑھے گیارہ سو کلو میٹر پر پھیلے ہوئے اس قدرت کے تحفہ کو عالمی ورثہ قرار دیا گیا۔

نمچے بازار

دوپہر 12 بجے کے قریب ہم جورسیل کے مقام پر لنچ کے لئے رکے۔ اس وقت ہم سطح سمندر سے قریباً 9 ہزار فٹ کی بلندی پر آ چکے تھے مگر اس سے آگے آج کے دن میں 2 ہزار فٹ سے زیادہ کی چڑھائی باقی تھی جس کا آغاز لنچ کے 15، 20 منٹ کے بعد ہی ہو گیا۔ یہ ٹریک کی سب سے لمبی چڑھائی تھی جس کا اختتام ہماری آج کی منزل نمچے بازار پر تھا۔ چڑھائی کے آغاز میں دودھ کش ندی کو ٹریک کے سب سے بلند جھولتے ہوئے پل لارجا برج کے ذریعہ عبور کیا جاتا ہے۔ پل کے فوراً بعد صنوبر کے جنگل میں متواتر چڑھائی شروع ہو جاتی ہے۔ جس پر ماؤنٹ ایورسٹ کا پہلا نظارہ بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ ٹریک کا یہ حصہ نمچے بازار سے آنے جانے والے مقامی لوگوں، سامان سے لدے ہوئے یاک اور ماؤنٹ ایورسٹ سے واپس آنے والے کوہ پیماؤں اور ٹریکرز کی وجہ سے کافی مصروف تھا۔ قریباً 4 بجے ہم نمچے بازار کے خوبصورت گاؤں میں داخل ہو رہے تھے۔ سورج ڈھل چکا تھا اور ہم لگ بھگ 11300 فٹ کی بلندی پر آ چکے تھے۔ ایک دم سے چڑھائی کی وجہ سے بلندی نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا اور ہلکا سا سر درد ہو رہا تھا جو کہ میرے اندازے کے عین مطابق چند گھنٹوں میں ختم ہو گیا۔

نمچے بازار قریباً 1600 افراد پر مشتمل پہاڑ کے اوپر ہلال کی شکل میں بنی ہوئی آبادی ہے۔ ہر ہفتے یہاں پر آس پاس کے چھوٹی چھوٹی پہاڑی آبادیوں سے لوگ آ کر پھل، سبزیاں اور گھر کے استعمال کی اشیاء کا بازار لگاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جون میں ہونے والے سالانہ میلے میں تبت سے قافلے بلند پہاڑی درے پیدل عبور کر کے ہینڈی کرافٹ لے کر آتے ہیں۔ مگر دسمبر کے اس مہینے میں بھی کچھ تبتی گاؤں کے درمیان ٹینٹ لگا کر اور کچھ پرانا سامان زمین پر رکھ کر لنڈے بازار کا سا ماحول مہیا کر رہے تھے۔ نمچے بازار میں مستقل دکانیں بھی ہیں جہاں سے لوکل اور تبتی ہینڈی کرافٹ، کوہ پیمائی اور ضروریات زندگی کی بنیادی چیزیں آسانی سے میسر ہیں۔ یہاں پر بدھ خانقاہ اور شرپا میوزیم قابل دید ہیں۔ نمچے بازار تجارتی مرکز تو تھا ہی مگر غیر ملکی سیاحوں کی وجہ سے نیپال کا سب سے امیر ضلع بھی بن چکا ہے۔ نمچے بازار کی اوسط آمدنی کھٹمنڈو سے دوگنی اور ملک کی اوسط آمدنی سے 7 گنا زیادہ ہے۔ میں نانگا کے پیچھے چلتا ہوا پتھر کے بنے ہوئے دو منزلہ ہوٹل میں داخل ہوا۔ اوپر کی منزل پر ایک چھوٹے سے ڈائننگ ہال میں دیوار کے ساتھ لکڑی کے تختے لگا کر اور لوکل قالین کے ٹکڑے بچھا کر بیٹھنے کے لئے بینچ بنا دیئے گئے تھے۔ دال بھات سے لے کر ہر قسم کی خوراک، جو کہ کسی بھی اوسط درجہ کے مغربی ریسٹورنٹ کے مینو میں ہوتی ہے، اوسط درجہ کی قیمت میں موجود تھی۔ چند بھولے بھٹکے امریکی اور آسٹریلوی سیاح بھی اپنی بڑھی ہوئی داڑھیوں کے ساتھ موجود تھے۔ ان کی اکثریت ماؤنٹ ایورسٹ بیس کیمپ سے واپس آ رہی تھی اور دو ہفتے کی مسافت اور الٹراوائیلٹ ریز سے جھلسی ہوئی رنگت سے یہ گورے حضرات میرے ہی بھائی بند معلوم ہوتے تھے۔ شام کا کھانا کھا کر اور کچھ دیر امریکیوں کی صحبت میں گزارنے کے بعد میں سونے کے لئے اپنے کمرہ میں چلا گیا۔

بلند ترین ہوٹل

دوسرے دن کی 3 ہزار فٹ کی چڑھائی کے بعد نمچے بازار میں ایک دو دن آرام کے لئے مختص کئے جاتے ہیں تاکہ جسم بلندی کے اثرات کا آہستہ آہستہ عادی ہو جائے۔ بلندی پر تیزی کے ساتھ چڑھنا طبی نقطہ نگاہ سے مناسب نہیں ہوتا اور جان لیوا بلندی کی بیماریوں کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اگلے دن محض آرام کرنے کے لئے میں نے نمچے بازار اور آس پاس کی آبادیوں کو دیکھنے کا ارادہ کیا۔ سب سے پہلے نمچے بازار سے مزید 1500 فٹ اوپر ایورسٹ ویو ہوٹل کا رخ کیا۔ ایورسٹ ویو ہوٹل یہاں سے 2، 3 گھنٹے کی مسافت پر تھا۔ سطح سمندر سے 12800 فٹ کی بلندی پر یہ دنیا کا بلند ترین ہوٹل ہے۔ شروع کے ڈیڑھ گھنٹے کی شدید چڑھائی مجھے روک کر پیچھے مڑ کر نمچے بازار کے خوبصورت رنگ برنگے گھروں کو دیکھنے پر مجبور کر دیتی۔ رک رک کر سانس درست کرتا، رنگین گھروں اور آس پاس کی چوٹیوں کی تصاویر اتارتا اور سر جھکا کر پھر چڑھنا شروع کر دیتا۔ لگ بھگ 2 گھنٹے کی چڑھائی کے بعد نسبتاً سیدھا اور کم چڑھائی والا راستہ تھا جو کہ 20، 25 منٹ کے بعد درختوں کے ایک جھنڈ پر ختم ہوا۔ اس جھنڈ میں ایورسٹ ویو ہوٹل تھا۔ ہوٹل میں قریباً آدھ گھنٹہ بیٹھ کر چائے پی۔ یہاں سے پوری وادی کا ایک وسیع منظر ہمارے سامنے تھا جو کہ ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی پر جا کر ختم ہو رہا تھا۔ اسی وادی میں سے مزید 10 دن پیدل چلتے ہوئے میں نے ماؤنٹ ایورسٹ کو ہاتھ لگانے جانا تھا۔ ہوٹل سے نکل کر قریباً آدھے گھنٹے کے فاصلہ پر ایک آبادی کھم جنگ کی طرف چل پڑے۔ کھم جنگ قریباً دو ہزار نفوس پر مشتمل ایک چھوٹا سا پہاڑی گاؤں ہے جسے شرپا کا کیپیٹل بھی کہتے ہیں۔ یہاں میں دو چیزیں دیکھنے کے لئے آیا تھا۔ ایک تو دنیا کا بلند ترین ہائی سکول اور دوسری برفانی انسان یٹی (Yeti) کا سر جو کہ پچھلے ایک سو سال سے بھی زیادہ عرصہ سے ایک مندر میں شیشے کے ایک بکس میں رکھا ہوا ہے۔

مگر جب ہم مندر کے باہر پہنچے تو ہمیں یٹی کا سر دیکھنے کو نہ ملا کیونکہ مندر کے باہر بڑا سا پرانا تالہ لگا ہوا تھا۔ ’’بھیا، لگتا ہے مندر سیزن کے لئے بند ہو گیا ہے‘‘۔ نانگا نے قدرے مایوسی سے کہا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ مندروں کے بھی سیزن ہوتے ہیں۔ بچپن سے یٹی کی کہانیاں پڑھ کر یٹی کو دیکھنے کا شوق، جو آج اس کی کھوپڑی دیکھ کر پورا ہونے لگا تھا، دل میں ہی رہ گیا۔

تاریخی سکول

کھم جنگ کے پیالہ نما وادی میں گھرے ہوئے گاؤں کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہم گاؤں کے جنوبی کنارے پر واقع سکول میں آ گئے۔ یہ سکول 1961ء میں سر ایڈمنڈ ہیلری نے بنوایا تھا۔ ایڈمنڈ ہیلری پہلا شخص تھا جس نے شرپا تنزگ نارگے کے ساتھ مل کر پہلی مرتبہ ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کیا۔ برطانوی ٹیم کے لیڈر سر جان ہنٹ کی سرکردگی میں ان دونوں عظیم کوہ پیماؤں نے 29 مئی 1953ء کو زمین کے بلند ترین مقام کو انسانی قدموں سے روشناس کروایا۔ سکول کے احاطہ میں موجود ایڈمنڈ ہیلری کے مجسمہ اور سکول کے بچوں کے ساتھ تصاویر اتروانے کے بعد واپس نمچے بازار کا رخ کیا۔ گاؤں ختم ہوتے ہی ایک دم سے گرد آلود چڑھائی شروع ہو گئی جس کا اختتام ایک کھلے میدان پر ہوا۔ ہیلی کاپٹر اور چھوٹے چارٹر جہاز اس میدان کو ایئر پورٹ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ایمرجنسی کی صورت میں یہاں سے لک لا کے لئے چارٹر جہاز بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مگر اس وقت اس نام نہاد ایئر پورٹ پر ہمارے ساتھ یاک اور بکریاں چہل قدمی کر رہے تھے۔ میدان کے بعد شدید اترائی تھی جو کہ نمچے بازار میں جا کر ختم ہوئی۔ آج کے پورے دن کی اترائی چڑھائی سے وقتی طور پر سر درد تو ہوئی مگر جسم بلندی کے اثرات کو قبول کرنے کے قابل ہو گیا۔

اماڈبلم کی چوٹی

اگلے روز صبح ناشتہ کے بعد میں اور نانگا اپنا اپنا سامان اٹھا کر نمچے بازار کی گلیوں میں سے گزرتے ہوئے بلندیوں کی طرف روانہ تھے۔ دو گھنٹے کی چڑھائی کے بعد پہاڑ پر دور تک بل کھاتی ہوئی ایک کچی پگڈنڈی نظر آئی جس کے دائیں طرف گہری کھائی اور دوسری طرف بھر بھرا پہاڑ تھا۔ یہ ہمارے آج کے دن کا راستہ تھا۔ کھائی کے اختتام پر نیچے کہیں پہاڑی نالہ بہتا تھا جس کی خوبصورتی اور شور

ہماری آنکھوں اور کانوں کی پہنچ سے بہت دور تھا۔ نالے کے دوسری طرف ٹریک کے متوازی گھنا جنگل اور خوبصورت برف پوش پہاڑ ٹریک پر نظر رکھنے میں مشکل پیدا کر رہے تھے۔ اگلے 2، 3 گھنٹے خشک اور نسبتاً گرم راستہ تھا۔ چونکہ راستہ میں کافی ساری آبادیاں تھی اس لئے ہماری روز کی منزل کا تعین موسم، موڈ اور تھکاوٹ پر تھا۔ 2 , 3 گھنٹے کے بعد راستہ میں کیانگ جوما (3550 میٹر) کے مقام پر ماؤنٹ اماڈبلم (6812 میٹر) کا خوبصورت نظارہ دیکھ کر رک گئے۔ ماؤنٹ ایورسٹ کے ٹریک کے مشرقی سمت میں اماڈبلم سب سے نمایاں چوٹی ہے اور بلندی زیادہ نہ ہونے کے باوجود اپنی خوبصورتی کی وجہ سے کوہ پیماؤں کی خاص دلچسپی کا مرکز ہے۔ اس کا شمار نہ صرف اس علاقہ بلکہ دنیا کی خوبصورت ترین چوٹیوں میں ہوتا ہے۔ ٹریک کے ساتھ ہی موجود ایک قہوہ خانہ میں ہم اماڈبلم کا نظارہ کرنے اور چائے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔ قہوہ خانہ کے احاطہ میں 15، 20 بدھ بھکشو لائن بنا کر بیٹھے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں مالا پکڑ کر کوئی دعائیہ منتر پڑھ رہے تھے۔ ایک بھکشو صرف لوبان جلانے اور پاس پڑی ہوئی خوراک کی رکھوالی کے لئے مختص تھا۔ چائے پی کر بھکشوؤں کی عبادت میں مخل ہوئے بغیر ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ہم واپس ٹریک پر تھے۔

کچھ دیر کے بعد راستہ بائیں طرف جنگل میں چلا گیا جہاں درختوں میں گھری ہوئی چند گھروں پر مشتمل چھوٹی چھوٹی آبادیاں ٹریک کے ساتھ ساتھ موجود تھیں۔ گھروں کے باہر مقامی عورتوں نے مختلف طرح کے ہینڈی کرافٹ اور یاک کے سینگ اور کھال سے بنی ہوئی مختلف اشیاء زمین پر کپڑا اچھا کر بیچنے کے لئے رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے بھی یہاں سے یاک کے سینگ سے بنے ہوئے جڑواں بندر خریدے جو آج بھی ہمارے گھر میں ہر آنے جانے والے کا مستقل منہ چڑا کر استقبال کرتے ہیں۔

دعائیہ پہیے

راستہ جنگل میں سے گزرتا ہوا کچھ دیر میں ہمیں دائیں طرف گھما کر پہاڑی نالے کی طرف لے آیا۔ یہاں پر خونگی تھونگا (3250 میٹر) کے مقام پر نالے کے اوپر لکڑی اور رسے سے بنا ہوا ایک جھولا نما پل موجود تھا۔ اس جھولتے ہوئے پل کو جھومتے ہوئے ہم نے ایک ایک کر کے پار کیا۔ نالے کے دوسری طرف پانی سے چلنے والا پریئر وہیل (Prayer Wheel) بھی تھا۔ دعائیہ پہیہ یا پریئر وہیل لکڑی، پتھر یا دھات کا بنا ہوا چھوٹے سے ڈرم کی شکل کا پہیہ ہوتا ہے جس پر سنسکرت زبان میں منتر لکھے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے بے شمار دعائیہ پہیے پہلے دن سے ہی ٹریک کے ساتھ ساتھ لگے ہوئے نظر آتے تھے جن کو نانگا گزرتے گزرتے ہاتھ سے کلاک وائز گھما دیتا تھا۔ بدھ عقیدہ کے مطابق ان کو گھمانے سے وہی فائدے حاصل ہوتے ہیں جو کہ ان پر لکھے ہوئے منتروں کو پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان دعائیہ پہیوں کو چلانے والا پانی بدھ عقیدہ کے مطابق پاک ہو جاتا ہے۔ یہاں پر ایک چھوٹا سا کمرہ نما ریسٹورنٹ بھی تھا جہاں سے ہم نے دوپہر کا کھانا کھایا اور رک سیک اٹھا کر پھر چل پڑے۔

آگے کا راستہ پہاڑ کے اوپر جنگل میں سے گزرتا تھا۔ راستہ متواتر چڑھائی اور زگ زیگ کی شکل میں تھا۔ چونکہ جنگل کے درختوں کے درمیان سے دیکھنے کو کچھ نہیں ملتا تھا، اس لئے سر جھکا کر چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد سامنے سے بکری، یاک یا سامان سے لدا خچر آ جاتا تو اس کو راستہ دینا پڑ جاتا۔ اس چڑھائی والے جنگل میں کھانے پینے کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ اس لئے فونگی تھونگا سے دعائیہ پہیوں کے چھوئے ہوئے پانیوں سے ہم نے اپنی پانی کی بوتلیں بھر لی تھیں۔ یہاں پر نانگا نے کسی یاک یا بکری کے مالک سے سلام دعا لیتے ہوئے کچھ مالٹے خرید لئے جو کہ وہ کھٹمنڈو سے لے کر آیا تھا۔ اس بلندی پر تازہ پھل کا مل جانا ایک نعمت تھی اور اس نعمت نے میرے جسم میں ایندھن اور توانائی کا کام کیا۔ بعض اوقات ان بلندیوں پر ملنے والی تازہ خوراک بہت عرصہ تک آپ کی یادداشت میں رہتی ہے۔ لگ بھگ 18 سال قبل سیرن ویلی (شمالی علاقہ جات پاکستان) میں مقامی لوگوں سے ملنے والا جنگلی ساگ، سفید مکئی کی روٹی، بکری کے دودھ کا مکھن اور چترال میں ہندرپ جھیل کے کنارے تازہ ٹراؤٹ جس کو ہم نے بغیر کسی گھی اور مصالحہ کے صرف نمک لگا کر پکایا۔ یہ وہ کھانے تھے جن کا ذائقہ آج بھی ذہن میں محفوظ ہے۔ کمپنی کے خرچہ پر یورپ اور نارتھ امریکا کے فائیو سٹار ہوٹلز میں بھی کھانے کا اتفاق ہوا مگر جو مزہ ہائیکنگ پر انسانی آبادیوں سے دور سادہ اور تازہ خوراک نے دیا، اس کا کوئی مقابلہ نہیں۔

خوبصورت ترین وادی

مالٹوں نے ایک مرتبہ پھر مجھے چڑھائی چڑھنے کے قابل بنا دیا تھا۔ ہماری آج کی منزل تینگ بوچے (3860 میٹر) یا ڈی بوچے (3820 میٹر) میں سے ایک تھی جس کا فیصلہ تینگ بوچے جا کر ہونا تھا۔ شام 5 بجے سے قبل ہم چڑھائی والے جنگل سے نکل کر تینگ بوچے کی چھوٹی سی آبادی میں آ چکے تھے۔ یہ آبادی نسبتاً کھلی وادی میں تھی اور یہاں پر اماڈبلم کی خوبصورت وادی قربت رکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ نیشنل جیوگرافکس اور میری ذاتی رائے کے مطابق یہ حصہ زمین کی خوبصورت ترین وادیوں میں سے ایک ہے۔ اماڈبلم کے خوبصورت سائے میں نظروں کے بالکل سامنے مشہور زمانہ ماؤنٹ ایورسٹ، لوٹسے (8516 میٹر) اور میکالو (8463 میٹر) دنیا کا چوتھا اور پانچواں بلند ترین پہاڑ حقیقی معنوں میں ہمالیہ میں گھرے ہونے کا احساس دلاتا ہے۔ اس چھوٹی سی آبادی میں پتھر کی دیواروں اور ٹن کی چھت سے بنے ہوئے ہوٹلز اور گیسٹ ہاؤس کے علاوہ اس ریجن کی سب سے بڑی بدھ خانقاہ بھی ہے۔

اس آبادی اور خانقاہ میں قریباً 60 بدھ بھکشوؤں کی رہائش ہے۔ 1916ء میں بننے والی یہ خانقاہ 1934ء میں زلزلہ اور 1989ء میں آگ لگنے کی وجہ سے تباہ ہوئی اور اس کو دونوں مرتبہ پھر سے تعمیر کیا گیا۔ لکڑی اور پتھر سے بنائی گئی اس دو منزلہ عمارت کے باہر کیمپ گراؤنڈ میں ایک بوڑھا بھکشو دو نوجوان بھکشوؤں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چہل قدمی کر رہا تھا۔ نانگا مقامی لوگوں سے خوش گپیوں میں مصروف ہو گیا۔ کچھ خوش گپیوں میں حصہ لینے کے بعد میں نے اپنا رک سیک پھینکا اور کیمرہ لے کر خانقاہ کی طرف چل پڑا۔

پتھروں کی سیڑھیاں چڑھ کر خانقاہ کے مین دروازہ کو دھکیلا تو پرانی طرز کا لکڑی کا بڑا اور بھاری بھرکم دروازہ بغیر کسی چوں چراں کے کھل گیا۔ اس زمانہ قدیم کی طرز کی خانقاہ کے درمیان میں ایک صحن تھا اور صحن کے چاروں طرف لکڑی کے خوبصورت ستونوں پر کھڑے برآمدے اور اوپر کی منزل پر رنگین کھڑکیوں والے کمرے تھے۔ مین دروازے کے سامنے والے برآمدے میں ایک اور بڑا سا دروازہ تھا جو کہ ادھ کھلا تھا۔ یہ عبادت کا ہال تھا جس کی چھت اور ستونوں کو خوبصورت پینٹنگ اور ڈیزائن کے ساتھ مزین کیا ہوا تھا۔ ہال کے ایک حصہ میں دونوں منزلوں کو ملا دیا ہوا تھا جہاں پر بدھ کا سنہری مجسمہ اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ موجود تھا۔ ہال کا باقی حصہ جو ایک نسبتاً نیچی چھت والا تھا، بدھ بھکشوؤں کی عبادت کے لئے مخصوص تھا۔ یہاں پر لکڑی کے بینچوں پر لوکل قالین اور بھکشوؤں کے مخصوص گہرے سرخ رنگ کے لباس پڑے ہوئے تھے۔ تبت اور برما کے بھکشو زرد رنگ کی بجائے گہرے سرخ رنگ کا کھلا اور لمبا لبادہ پہنتے ہیں۔ اسی طرح کے سرخ لبادے میں ملبوس ایک 16، 17 سال کا نوجوان بھکشو میرے پر نظر رکھے ہوئے تھا اور غالباً بے چینی سے اس انتظار میں تھا کہ میں ہال سے نکلوں تو وہ کچھ کرے، کیونکہ جونہی میں ہال سے نکلا اس نے ہال کے دروازے کو تالا لگایا اور بجائے لکڑی کے کھڑاووں کے، جاگرز پہن کر بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔

میں جب خانقاہ سے باہر نکلا تو نانگا میرا منتظر تھا۔ ’’کیوں بھیا، آگے چلیں؟‘‘۔ نانگا نے پوچھا۔ گو کہ تینگ بوچے اس ٹریک کی خوبصورت ترین آبادی تھی مگر نانگا ڈی بوچے (3820 میٹر) رکنے کو بہتر سمجھ رہا تھا۔ روشنی بھی کم ہو رہی تھی اس لئے میں نے نانگا سے راستہ کے بارہ میں استفسار کیا تو نانگا نے بڑے اعتبار سے کہا ’’بھیا۔ 10، 15 منٹ کا راستہ ہے‘‘۔ ٹریکنگ کے گزشتہ تجربات سے مجھے ایک چیز تو بہت اچھی طرح سمجھ آ چکی تھی کہ پورٹرز کی گھڑی ایک مختلف فریم آف ریفرنس میں چلتی ہے۔ اس لئے میں نے نانگا کے بتائے ہوئے ٹائم کو دو سے ضرب دے کر اپنا رک سیک اٹھایا اور اس خوبصورت وادی کو واپسی تک الوداع کیا۔

☆..............☆..............☆

سراپا قربانی

مولانا غلام رسول مہر 15 اپریل 1885ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک محقق، مصنف، ادیب، صحافی اور مورخ تھے۔ روزنامہ ’’زمیندار‘‘ سے منسلک رہے بعد میں مولانا عبدالمجید سالک کے ساتھ مل کر اخبار ’’انقلاب‘‘ لاہور سے جاری کیا۔ 1971ء میں وفات پائی۔ 20 اور 25 دسمبر 1966ء کو مکرم جناب شیخ عبدالماجد صاحب آف لاہور آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوران گفتگو حضرت مصلح موعود کے متعلق مولانا غلام رسول مہر صاحب فرمانے لگے کہ:

’’آپ لوگوں کی کسی کتاب میں اس عظیم الشان انسان کے کارناموں کی مکمل آگاہی نہیں ملتی۔ ہم نے انہیں قریب سے دیکھا ہے کئی ملاقاتیں کی ہیں۔ پرائیویٹ تبادلہ خیالات کیا ہے۔ مسلم قوم کے لئے تو ان کا وجود سراپا قربانی تھا۔

فرمایا۔ ایک دفعہ مجھے راتوں رات قادیان جا کر حضرت صاحب سے مشورہ کرنا پڑا۔ وہ سفر اب بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ انسانیت کے لئے اس شخصیت کے دل میں بڑا درد تھا اور جہاں کہیں مسلم قوم کی بہتری اور بہبودی کا معاملہ درپیش ہوتا۔ آپ کی قابل عمل تجاویز ہمارا حوصلہ بڑھانے کا موجب بنتیں۔ ایسے مواقع پر آپ کا رواں رواں قومی درد سے تڑپ اٹھتا تھا۔ فرقہ بازی کا تعصب میں نے اس وجود میں نام کو نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب بلا کے ذہین تھے۔

سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔

میں نے پاک و ہند میں سیاسی نہ مذہبی لیڈر ایسا دیکھا ہے۔ جس کا دماغ Practical Politics پریکٹیکل پولیٹکس میں ایسا کام کرتا ہو۔ جیسا مرزا صاحب کا دماغ کام کرتا تھا۔ بے لوث مشورہ واضح تجویز اور پھر صحیح خطوط پر لائحہ عمل۔ یہ ان کی خصوصیت تھی۔ مجھے ان کی وفات پر بڑا صدمہ ہوا۔

کہنے لگے۔ میں نے محترم محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کو تعزیت کا خط لکھا ہے۔ اور اس خط میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ وہ حضرت صاحب سے متعلقہ تعزیتی فقرات کو شائع بھی کرا سکتے ہیں۔ افسوس! مسلمانوں نے مرزا صاحب کی قدر نہیں کی۔ سخت مخالفت کی آندھیوں کے باوجود میں نے مرزا صاحب کو کبھی افسردہ اور سرد مہر نہیں دیکھا۔ مرزا صاحب کے دل کی شمع ہمیشہ روشن رہی۔ ہم یاس و افسردگی کی تصویر بنے ان سے ملاقات کے لئے جاتے اور جب باہر آتے تو یوں معلوم ہوتا کہ ناامیدی کے بادل چھٹ گئے ہیں اور مقصد میں کامیابی سامنے نظر آ رہی ہے۔ وزنی دلیل دیتے اور قابل عمل بات کرتے اور پھر اسی پر بس نہیں ہر نوع کی قربانی اور تعاون کی پیشکش بھی ساتھ ہوتی۔ جس سے ہم میں جرأت اور حوصلہ کے جذبات پیدا ہوتے۔

(الفضل 17 فروری 2003ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 123066 میں زینت سولنگی

زوجہ ڈاکٹر عبدالواحد سولنگی قوم سولنگی پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت 1976ء ساکن حیدرآباد ضلع و ملک حیدر آباد، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/اگست 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ذیل ہے۔(1) جیولری 2 تولہ 1 لاکھ روپے (2) حق مہر 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ زینت سولنگی گواہ شد نمبر 1۔ محمد یعقوب ولد عبدالمجید گواہ شد نمبر 2۔ ڈاکٹر عبدالواحد سولنگی ولد بدین چالی

مسل نمبر 123067 میں نعیمہ محمود

زوجہ محمود احمد کمال قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور، پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 2 لاکھ روپے (2) جیولری 20 گرام 1 لاکھ 20 ہزار روپے (3) ڈائمنڈ رنگ 50 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ نعیمہ محمود گواہ شد نمبر 1۔ محمود احمد کمال ولد کمال الدین مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ اکرام الٰہی ولد ماسٹر غلام نبی

مسل نمبر 123068 میں Muhammad Mbalo

ولد...... قوم...... پیشہ مربی/ مشنری عمر 45 سال بیعت 1994ء ساکن S.Dabo ضلع و ملک Guinea Bissau بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 49,500Peso ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Muhammad Mbalo گواہ شد نمبر 1۔ Issup Camara s/o Lfucene Camara گواہ شد نمبر 2 Inusea Intehasw s/o Suleimane Inthardo

مسل نمبر 123069 میں Samba Balde

ولد Malam Balde قوم...... پیشہ مربی/ مشنری عمر 47 سال بیعت 1994ء ساکن Farim ضلع و ملک Guinea Bissau بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 49,500Peso ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Samba Balde گواہ شد نمبر 1۔ Issufe Camara s/o Alchceruc گواہ شد نمبر 2۔ Inusea Intehacsn s/o Suleimane Intehacsn

مسل نمبر 123070 میں Ussumane Djalo

ولد Abdulah djalo قوم...... پیشہ مربی/ مشنری عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Sinlehom ضلع و ملک Yoba Guinea- Bissau بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان (2) کاجو فارم اس وقت مجھے مبلغ 49,500Peso ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ussumane Djalo گواہ شد نمبر 1۔ Isswfe Camara s/o Alhucamne گواہ شد نمبر 2 Inussu Intehans s/o Suleiman Intehans

مسل نمبر 123071 میں Sherifu Candi

ولد Suleman Camde قوم...... پیشہ مربی/ مشنری عمر 52 سال بیعت 1992ء ساکن Sare Sulo ضلع و ملک Ginea- Bissau بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 49,500Peso ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sherifu Candi گواہ شد نمبر 1۔ Issufe Camara s/o Alfucene Camer گواہ شد نمبر 2 Inussa Intehasso s/o Sweimane Intehasro

مسل نمبر 123072 میں Abdurahman Cande

ولد Mosori Candi قوم...... پیشہ مربی/ مشنری عمر 47 سال بیعت 2001ء ساکن Candemjour ضلع و ملک Guinea-Bisau بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان 5 لاکھ Peso (2) فارم 2 لاکھ 50 ہزار Peso اس وقت مجھے مبلغ 49,500Peso ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdurahman Cande گواہ شد نمبر 1۔ Lssufe Camara s/o Alhucene گواہ شد نمبر 2۔ Inwsa Intehmanc s/o Suleiman Intehasnc

مسل نمبر 123073 میں Tombong Cande

ولد Bala Cande قوم...... پیشہ مربی/ مشنری عمر 62 سال بیعت 1995ء ساکن Candemjour ضلع و ملک Guinea-Bisau بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) House of Farm، 5 لاکھ Peso اس وقت مجھے مبلغ 49,500Peso ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tombong Cande گواہ شد نمبر 1۔ Issufe Cambera s/o Alhucane گواہ شد نمبر 2- Muhammad Sinayoko s/o Aliusina Yoko

مسل نمبر 123074 میں Najeem Deen O. Daiysi

ولد Ismail O. Dayisi قوم...... پیشہ کاروبار عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bloor ningtonil ضلع و ملک امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار 656 Us Dollar ماہوار بصورت Sallary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Najeemdeen O .Dayisi گواہ شد نمبر 1۔ Javed Iqbal Chughtai S/o Feroz Den Chughtai گواہ شد نمبر 2۔ Mohammad Ahmad Shazhad S/o Pir Mohammad Tayyeb

مسل نمبر 123075 میں Sabir Ahmad Khalil

ولد Maqbool Shah Khalil قوم افغان پیشہ ملازمتیں عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Usa ضلع و ملک United States بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان 1 لاکھ 20 ہزار Us Dollar (2) مکان 2 لاکھ 20 ہزار Us Dollar اس وقت مجھے مبلغ 7 ہزار 409 Us Dollar ماہوار بصورت Sallary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sabir Ahmed Khalil گواہ شد نمبر 1۔ Naseer A.Shafiq S/o Ch M. Siddiqe گواہ شد نمبر 2۔ Uthman Villegas S/o Regelio Villegas

مسل نمبر 123076 میں ثریا قاسم

زوجہ محمد قاسم قوم.... پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bensham ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) زیور 10 تولہ 3 ہزار 270 یورو (2) حق مہر 500 Pound Sterlig اس وقت مجھے مبلغ 200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثریا قاسم گواہ شد نمبر 1۔ حمید احمد خالد ولد محمد عبداللہ گواہ شد نمبر 2۔ محمد قاسم ولد عبدالسلام

مسل نمبر 123077 میں آرادش اویس احمد خالد

ولد سعادت احمد خالد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Neuwied ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 49 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آرادش اویس احمد خالد گواہ شد نمبر 1۔ فاصل حسین ولد عاشق حسین مرحوم گواہ شد نمبر 2۔ سعادت احمد خالد ولد ڈاکٹر غلام محمد حق

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالناصر منصور صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 20 مئی 2016ء کو بعد نماز مغرب بیت احمد فیکٹری ایریا احمد میں محلّہ کے 8 بچوں تقویم احمد ابن مکرم عبدالاعلیٰ صاحب، فیضان احمد ابن مکرم ندیم احمد صاحب، حسان احمد ابن مکرم مبشر احمد صاحب، عبدالصبور ابن مکرم عبدالشکور صاحب، صفوان احمد ابن مکرم عبیداللہ خان صاحب، اسد احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب، کرشن احمد ابن مکرم عامر فہیم صاحب اور فرید احمد ابن مکرم ماسٹر مظفر احمد صاحب کی تقریب آمین مکرم صدر صاحب محلّہ کی زیر صدارت ہوئی۔ مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی سلسلہ نے بچوں سے قرآن کریم سنا۔ مکرم (ر) پروفیسر حمید احمد خان صاحب صدر محلّہ نے بچوں کو یادگاری اسناد دیں اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ریفریشر کورس

(سیکرٹریان تعلیم القرآن ودعوت الی اللہ ضلع ٹوبہ)

مکرم خلیل احمد چودھری صاحب مربی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 17/اپریل 2016ء کو گوجرہ میں ریفریشر کورس کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم امیر صاحب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے افتتاحی خطاب کیا۔ خاکسار نے ریفریشر کورس کی غرض وغایت بیان کی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دوسرے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے قرآن کریم سیکھنے اور روزانہ تلاوت کرنے کی برکات پر تقریر کی۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعوت الی اللہ کے بارے میں نصائح کیں۔ صدر مجلس نے عبادات کی اہمیت و برکات پر خطاب فرمایا۔ مکرم امیر صاحب ضلع ٹوبہ نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کل 29 جماعتوں کے 135 افراد شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

سٹوڈنٹس کونسلنگ سیمینار

احمدی طلباء و طالبات کی راہنمائی کیلئے مورخہ یکم مئی 2016ء کو نظارت تعلیم کی طرف سے ضلع اسلام آباد میں ایک سٹوڈنٹس کونسلنگ سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں کل 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ نظارت تعلیم کی طرف سے 5/افراد پر مشتمل ایک وفد نے اس پروگرام کے انعقاد میں حصہ لیا۔ نظارت تعلیم کے پروجیکٹس کے مختصر تعارف کے بعد طلباء کیلئے ایک تفصیلی پریذینٹیشن پیش کی گئی جس میں میٹرک کے بعد سے لے کر Specialization تک مختلف فیلڈز کے چناؤ کے طریقہ کار کی تفاصیل اور دیگر کیریئرز کا تعارف طلباء کے سامنے رکھا گیا۔ پروگرام کے آخر پر طلباء وطالبات کے ساتھ ان کی تدریس اور تعلیمی مستقبل کے حوالہ سے سوال جواب کی مجلس بھی ہوئی۔ (نظارت تعلیم)

پکنک مجلس انصاراللہ دارالنصر وسطی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ دارالنصر وسطی ربوہ کو دریائے چناب کے کنارے پر واقع ایک پرائیویٹ پارک میں مورخہ 16/اپریل 2016ء کو پکنک منانے کی توفیق ملی۔ انصار صبح 10 بجے پارک میں پہنچ گئے۔ وہاں ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی گئی۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان کی زیر صدارت ایک مجلس سوال وجواب اور بزم ارشاد بھی منعقد کی گئی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ کل 45 انصار نے اس میں شرکت کی۔

درخواست دعا

مکرم مرزا زاہد محمود طاہر صاحب صدر انجمن تاجران ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم مرزا محمد یاسین صاحب شدید بیمار ہیں اور تشویشناک حالت میں اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ نمرہ مقدس صاحبہ بنت مکرم منصور احمد جٹ صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے دادا محترم عبدالعظیم جٹ صاحب سیکیورٹی گارڈ جامعہ احمدیہ سینئر ربوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد یوسف ایاز صاحب وینکوور کینیڈا حال کھاریاں ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ساجدہ ایاز صاحبہ بنت مکرم سیٹھی محمد اسحٰق صاحب آف جہلم مورخہ 19/اپریل 2016ء کو C.M.H کھاریاں میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ 21/اپریل کو کھاریاں میں مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ کھاریاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ 22/اپریل کو بعد نماز جمعہ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ مکرم حاجی احمد خان ایاز صاحب مرحوم مجاہد ہنگری کی بہو تھیں۔ مرحومہ خلیق، ملنسار، خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والی اور بچوں کو بھی خلافت سے چمٹنے رہنے کی تلقین کرنے والی تھیں۔ آپ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کھاریاں کی فعال عہدیدار رہیں۔ اسی طرح وینکوور کینیڈا میں بھی لجنہ اماء اللہ کے لئے خدمات بجالاتی رہیں۔ حال ہی میں وینکوور کینیڈا سے پاکستان خاکسار کے ہمراہ آئیں لیکن سخت بیمار ہو گئیں اور بالآخر C.M.H کھاریاں میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ دو بیٹے مکرم محمود ایاز صاحب کینیڈا، مکرم یحیٰی ایاز صاحب کینیڈ اور ایک بیٹی مکرمہ مریم محمود صاحبہ اہلیہ مکرم قاسم محمود صاحب سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے او رپسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم منظور احمد صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے راولپنڈی اور اسلام آباد کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆☆

اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تقریب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 16/اپریل 2016ء کو ایوان ناصر دفتر لوکل انجمن احمدیہ میں اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام کالج پاکستان کی یادگار تقریب ہوئی۔ اس پر وقار تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم عرفان احمد صاحب آف جرمنی نے پروگرام کا تعارف کروایا۔ اور اپنے یادگار لمحات کے ذکر کے ساتھ بعض غیر از جماعت معروف شخصیات کے تعلیم الاسلام کالج کے بارے میں تعریفی کلمات کا ذکر بھی کیا۔ اس کے بعد بعض افراد نے تعلیم الاسلام کالج قادیان، لاہور اور ربوہ کی یادیں تازہ کیں۔ ان تمام یادوں کا محور حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی پر وقار، شفیق اور مہربان روحانی شخصیت تھی۔ مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب وہاڑی پیرانہ سالی کی وجہ سے نہ آسکے ان کا تعلیم الاسلام کالج قادیان کی یادوں پر مشتمل مضمون مکرم عرفان احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم چوہدری منیر احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی نے کالج کی لاہور سے وابستہ یادیں اور محترم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے ربوہ کالج کی یادیں تازہ کیں۔ محترم خالد مسعود احمد صاحب ناظر اشاعت کا مضمون مکرم لئیق احمد عابد صاحب وکیل صنعت وتجارت نے پیش کیا۔ پھر مکرم مطیع الرحمٰن صاحب نائب ناظر امور عامہ نے 1962ء میں اولڈ سٹوڈنٹس کے اجلاس کی یادیں بتائیں کہ اس کے بعد اب یہ اجلاس ہو رہا ہے۔ اس کے بعد تعلیم الاسلام کالج کی سلائیڈز دکھائی گئیں۔ آخر پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اختتامی کلمات ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے دو حالتوں میں تعلیم الاسلام کالج کے ساتھ نسبت رہی۔ پہلے بطور طالب علم پھر وہاں بطور استاد بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

دعا کے بعد سب حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن تعلیم الاسلام کالج پاکستان کی عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اس کے عہدیداران کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول ہو چکی ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

صدر: مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب ربوہ

جنرل سیکرٹری: مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب ربوہ

سیکرٹری تجدید: مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب ربوہ

فنانس سیکرٹری: مکرم آفتاب احمد صاحب فیصل آباد

اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ آمین

تاریخ عالم 7 مئی

1911ء ۔انجمن احمدیہ بٹالہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ آج حضرت صاجزادہ مرزا محمود احمد صاحب ، شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم اور شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے لیکچر دیئے۔

1274ء ۔فرانس کے شہر لیون میں دوسری کونسل ہوئی جس میں پوپ کے انتخاب کے طریقہ کار کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔''کلیسیا کی طاقت کا نسخہ'' کی روشنی میں پوپ کے انتخاب کی صدیوں کی تاریخ کا مطالعہ مفید ہے۔

1429ء ۔فرانس کی تاریخ میں ''جان آف آرک'' کا تذکرہ ناگزیر ہے۔آج کے دن جان آف آرک نے ایک اہم معرکہ میں زخمی ہوکر واپس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔یہ دن فرانس کی مشہور زمانہ صد سالہ جنگ میں اہم موڑ قرار دیا جاتا ہے۔

1946ء ۔بیس ملازمین پر مشتمل ایک کمپنی ''ٹوکیو کمیونی کیشنز انجینئرنگ'' کا آغاز ہوا، یہ کمپنی آج Sony کے نام سے معروف ہے اوراس کے براہ راست ملازمین کی تعداد پونے دولاکھ کے لگ بھگ ہے۔

1999ء ۔ رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ جان پال دوئم نے رومانیہ کا دورہ کیا۔اس دورہ کی اہمیت یہ بنتی ہے کہ عیسائیت میں گیارہویں صدی عیسوی میں جنم لینے والی گہری فرقہ بندیوں کے بعد کسی بھی رومن کیتھولک سربراہ کا ایسٹرن آرتھوڈکس عیسائیت کی اکثریت والے ملک کا پہلا دورہ تھا۔

2000ء ۔ولادی میر پیوٹن روس کے صدر بن گئے۔

2007ء ۔تاریخی شہر یروشلم کے جنوبی حصہ میں ماہرین علم آثار قدیمہ نے ہیرودیس اعظم کا مقبرہ دریافت کرنے کا دعویٰ کیا۔

(مکرم طارق حیات صاحب)

وردہ فیبرکس چیلنج ریٹ پر
پیش کرتے ہیں ایک تاریخی پیکج
Replica Lawn 2016
ثناء صفی ناز۔ ماریہ بی۔ گل احمد۔ شاہ جہان
Oriannt کھڈی۔ نشاط۔ فراز منان۔ کرزما
Aul, Alishba، لاکھانی۔ موٹوز، الکرم۔ آرزو
کریسنٹ اب حاصل کریں-/1750 روپے
مکمل گارنٹی کے ساتھ۔ لان A class

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

(بقیہ از صفحہ 1 داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات)

د۔امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں جمع کروائیں۔

انٹرویو/ٹیسٹ 7اور 8/اگست 2016ء کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ 4/اگست 2016ء کو نظارت تعلیم اور ادارہ میں لگائی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کیلئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

منتخب امیدواران کی لسٹ 10/اگست 2016ء کو ادارہ/نظارت تعلیم میں لگائی جائے گی۔منتخب امیدواران کے والدین سے میٹنگ 11/اگست کو ادارہ میں ہوگی۔

نوٹ: 1۔انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

2۔بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

3۔حتمی داخلہ 31 دسمبر 2016ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم حافظ طاہر احمد صاحب مربی سلسلہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد احمد صاحب صدر جماعت راہوالی ضلع گوجرانوالہ معدے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں چٹھہ ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں۔احباب سے کامل شفاء یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

صاحب جی کی لان کے رنگ اتنے تیکھے کہ باقی سب رنگ لگیں پھیکے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310
www.sahibjee.com

خوشخبری
The Knowledge Academy
پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ کیلئے اب انٹری ٹیسٹ (Mact, Eact) کی تیاری کیلئے اب ربوہ سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔محدود نشستوں کیلئے پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر داخلہ جاری ہے
دارالفتوح غربی ربوہ
0333-6606119
0348-7737728

برانڈ لان نشاط۔ الکرم۔ وردہ۔ کرزمہ اور یجنل Riplica تمام برانڈ کی دستیاب ہے۔ ڈیزائنر پیور Motifz coming Soon پیور تمام برانڈ۔ ماریہ بی۔ ازنک۔ کرزمہ۔ براق۔ اوریجنل اور Riplica دستیاب ہے۔ نیز کامدار ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔ کامدار ورائٹی آرڈر پر بھی تیار کی جاتی ہے۔
نیوز اہد کلاتھ اینڈ بوتیک
رابطہ نمبر: 0333-9793375

الفریڈ اعظم

انگریز بادشاہ اور انگریزی تاریخ کا ایک اہم کردار

الفریڈ اعظم (Alfred The Great) انگلستان میں سیکسون (Saxons) خاندان کے حکمرانوں میں سب سے زیادہ مشہور اور بڑا حکمران گزرا ہے۔ یہ 849ء میں جنوبی انگلینڈ کے علاقے آکسفورڈ شائر کے ایک گاؤں (Wantage) میں پیدا ہوا۔ الفریڈ کنگ ''ایتھل ولف'' (Ethel Wulf) کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ یہ اپنے بھائی ''ایتھلریڈ'' (Ethelred) کی موت کے بعد 871ء میں ویکس کے تخت پر بیٹھا لیکن اپنی بہادری اور لیاقت سے پورے انگلستان کا بادشاہ بن گیا۔

جس وقت الفریڈ تخت نشین ہوا سارے ملک میں ڈین (Danes) قوم نے تباہی پھیلا رکھی تھی اوران کے ساتھ الفریڈ اعظم کو کم وبیش 9 جنگیں لڑنا پڑیں۔کچھ دنوں کے امن کے بعد یک بیک 878ء میں ڈینش لیڈر گوتھرم (Guthrum) نے اس پر حملہ کر دیا اور مجبوراً اسے اتھلنی کے جزیرے میں پناہ لینا پڑی۔تھوڑے ہی عرصہ بعد اس پناہ گاہ سے نکل کر وہ اڈنگٹن (Edington) کے مقام پر گوتھرم کے مقابلے پر نکلا اور اسے شکست دے کر اس کے ساتھ ایک صلح نامہ طے کیا۔اس کے بعد الفریڈ ملک کے نظم ونسق تربیت قوانین اور ترقی تعلیم کی طرف متوجہ ہوا۔ سب سے پہلے الفریڈ اعظم نے ہی انگریزی بحری بیڑے (بحریہ) کی بنیاد ڈالی جو بالآخر ساری دنیا میں انگلستان کی شہرت اور سیادت کا باعث بنا۔886ء میں الفریڈ نے لندن شہر پر بھی قبضہ کرلیا اور اس کے جلد بعد ہی اسے پورے انگلینڈ کا بادشاہ تسلیم کرلیا گیا۔اس کے بعد الفریڈ نے اینگلز اور سیکسون قبائل کو مطیع کیا۔

893ء میں اہل ڈینش ایک بار پھر انگلینڈ پر قابض ہوگئے۔چنانچہ اس کے اگلے چار سال جنگ وجدال میں گزرے۔ 901ء میں الفریڈ اعظم انتقال کر گیا۔الفریڈ نے لاطینی زبان سے کتابیں انگریزی میں ترجمہ کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کی تصنیفات اور تراجم اس کے ادبی ذوق کے آئینہ دار ہیں۔ (شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا)

پتہ درکار ہے

❁ مکرم مظہر احمد صاحب ولد مکرم محمد ابراہیم صاحب وصیت نمبر 61650 نے مورخہ 27 نومبر 2006ء کو شاہ تاج شوگر ملز لمیٹڈ منڈی بہاؤ الدین سے وصیت کی تھی۔ مستقل ایڈریس دارالعلوم غربی صادق ربوہ تھا۔سال 08-2007 سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہوتو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 7 مئی

طلوع فجر	3:47
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:55
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	40 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	25 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

7 مئی 2016ء

7:10 am	خطبہ جمعہ 6 مئی 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
12:05 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب 29۔اگست 2014ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ 6 مئی 2016ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:45 pm	الحوار المباشر Live
11:20pm	حضور انور کے اعزاز میں ہمبرگ میں استقبالیہ تقریب

سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز اور بچوں کی ورائٹی پر سیل کا آغاز ہوچکا ہے
مس کولیکشن شوز

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اشفاق سائیکل سٹور اینڈ موٹر سائیکل سپیئر پارٹس سٹور
نئے سائیکل اور سپیئر پارٹس اینڈ موٹر سائیکل سپیئر پارٹس کا مرکز
ربوہ کا سستا سائیکل سٹور
اٹلس ہنڈا ورکشاپ کی سہولت
شیخ نوید احمد، شیخ اشفاق احمد
0331-9775913, 047-6213652

FR-10